عیسائی مشنریز
کی
سرگرمیاں اور مسلمان

حضرت مولانا مفتی عتیق احمد صاحب دامت برکاتہم
استاذ دارالعلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ

ناشر
معہد الشریعۃ لکھنؤ، یوپی (انڈیا)

عیسائی مشنریز
کی
سرگرمیاں اور مسلمان

حضرت مولانا مفتی عتیق احمد صاحب دامت برکاتہم
استاذ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

ناشر
معہد الشریعۃ
لکھنؤ، یوپی (انڈیا)

کتاب کا نام	:	عیسائی مشنریز کی سرگرمیاں اور مسلمان
مصنف	:	مفتی عتیق احمد صاحب قاسمی بستوی
تاریخ اشاعت	:	۱۴۳۵ھ
سلسلہ مطبوعات	:	نمبر ۷
کمپوزنگ	:	عبدالمغنی ندوی
ناشر	:	معہد الشریعۃ 670 مکارم نگر، ندوہ روڈ، لکھنؤ، یوپی (انڈیا)
ای میل	:	m.ateeque.bastavi@gmail.com
موبائل	:	9839776083-9236500677

ملنے کا پتہ

مکتبہ الفرقان، ۳۱ر نیا گاؤں مغربی لکھنؤ (یوپی)

فون نمبر: 0522-4079758

مکتبۂ احسان، مکارم نگر ڈالی گنج لکھنؤ (یوپی)

فون نمبر: 9335982413

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۱	فہرست	۳
۲	پیش لفظ (مفتی عتیق احمد قاسمی بستوی)	۵
۳	عیسائی مشنریز کی سرگرمیاں اور مسلمان: جائزہ- مشورے- گذارشیں	۷
۴	عیسائی مشنریز اور مغربی استعمار	۷
۵	ہندوستان اور مشنری سرگرمیاں	۸
۶	عیسائی مشنریز کا نیا طریقہ	۱۰
۷	تعلیم کی راہ سے عیسائیت کا فروغ	۱۰
۸	مشنری اسکول	۱۰
۹	پسماندہ علاقوں میں عیسائیوں کے تعلیمی ادارے	۱۱
۱۰	رفاہی اور طبی خدمات اور عیسائی مشنریز	۱۱
۱۱	ایک ناقابل فراموش واقعہ	۱۲
۱۲	مسلمانوں میں مشنریز کی چراگاہیں	۱۳
۱۳	شیخ الازہر عبدالحلیم محمود کا ایک بصیرت افروز تجزیہ	۱۴
۱۴	دنیا دارالاسباب ہے	۱۵
۱۵	مسلمانوں کی دعوتی کوششیں	۱۵
۱۶	مغربی ممالک اور اسلحہ سازی نیز جنگیں	۱۶

۱۷	جنگوں اور قدرتی آفات کی آڑ میں فروغ عیسائیت	۱۷
۱۸	رفاہی خدمات پر اجارہ داری	۱۸
۱۹	شرمناک بات	۱۸
۲۰	پس چہ باید کرد۔ چند عملی مشورے	۱۸
۲۱	نونہالوں کے دل ودماغ میں ایمان کی آبیاری	۲۵
۲۲	موجودہ صورت حال کا جائزہ	۲۵
۲۳	مفلوک الحال اور فقر زدہ مسلمانوں کی کفالت	۲۱
۲۴	فریضہ دعوت کی ادائیگی	۲۳
۲۵	دعوتی ذمہ داریوں کی ادائیگی	۲۵
۲۶	خلق خدا کی خدمت اور نفع رسانی	۲۵
۲۷	قبول اسلام کی خبریں اور گرجا کے مسجد میں تبدیل ہونے کے واقعات	۲۷
۲۸	گرجاؤں کی فروختگی	۲۷
۲۹	مغربی ممالک میں مسلمانوں کا کردار	۲۸
۳۰	سنگ وخشت میں سرمایہ کی بربادی	۲۸
۳۱	مغربی ممالک کے مسلمانوں کی ذمہ داری	۲۹
۳۲	معہد الشریعہ: اغراض ومقاصد	۳۰
۳۳	مصنف کے دیگر تصنیفات	۳۲

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على خاتم النبيين محمد بن عبدالله الأمين وعلىٰ آله وأصحابه أجمعين .

ایمان کی عظیم ترین دولت حاصل ہونے کے بعد ہر مومن کی ذمہ داری ہے کہ ایمان کو باقی رکھنے اور اسے ترقی دینے اور ایمان کے شجر کو ثمر آور بنانے کی کوشش کرتا رہے، ایمان حاصل ہونے پر بالکل مطمئن اور غافل نہ ہوجائے، جو دولت جتنی عظیم ہوتی اتنی ہی اس کی حفاظت کی فکر کرنی پڑتی ہے، سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ایمان پر ثابت قدمی کی دعا فرمایا کرتے تھے: **اللهم ثبت قلبي على دينك** (اے اللہ! اپنے دین پر میرا دل مضبوط فرما دیجئے) ایمان پر خاتمہ کی دعا فرماتے تھے۔

دور حاضر میں دین وایمان کے لئے زیادہ ہی خطرات پیدا ہوگئے ہیں، پوری دنیا میں حتی کہ مسلم اکثریتی ملکوں اور علاقوں میں بھی الحاد وارتداد کی تیز ہوائیں چل رہی ہیں، ہم نے اپنے بچوں کے دلوں اور دماغوں میں ایمان کی عظمت وقدر وقیمت نہیں بٹھائی، صحیح طور پر انہیں دین وایمان نہیں سکھایا اس لئے وہ تیزی کے ساتھ الحاد وارتداد کی طرف لپک رہے ہیں، عیسائیوں مشنریز، قادیانی مشنریز، ہندو احیائی تحریکیں انہیں اپنا لقمہ تر بنا رہی ہیں۔

خاص طور پر عیسائی مشنریز کا جال پوری دنیا میں پھیلا ہوا ہے، وہ لوگ مسلمانوں کی غربت، فقر وافلاس اور دین سے حد درجہ ناواقفیت کا فائدہ اٹھا کر مسلمانوں میں سرگرم عمل ہیں، ان کی کوششوں سے بڑی تعداد میں مسلمان سرمایہ ایمان کھوتے جارہے ہیں اور

مسلمانوں کو صحیح صورت حال کا اندازہ نہیں ہے، ہر شخص حالات سے بے خبر اپنی دنیا میں مگن ہے۔

اس پس منظر میں زیر نظر مضمون لکھا گیا تھا، جس میں حالات کا جائزہ بھی ہے اور الحاد وارتداد کے اس طوفان کو روکنے کے لئے چند تجاویز اور مشورے بھی ہیں، ماہنامہ ''الفرقان'' لکھنؤ کے دو شماروں میں اس کی اشاعت ہوئی تو قارئین نے اسے بہت پسند فرمایا اور چند حضرات کا اصرار ہوا کہ اسے کتابچہ کی صورت میں شائع کیا جائے تا کہ اس کی افادیت کا دائرہ وسیع ہو اور دوسرے دردمند اور غیرت مند حضرات بھی شریک درد ہوں اور کچھ عملی اقدامات کریں۔

اب یہ مضمون کتابی صورت میں شائع کیا جارہا ہے، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اسے قبولیت سے نوازے اور امت کو عملی اقدامات کی توفیق عطا فرمائے۔

عتیق احمد قاسمی بستوی

استاذ دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

صدر معہد الشریعۃ لکھنؤ

۱۹؍ربیع الثانی ۱۴۳۵ھ - ۲۰؍فروری ۲۰۱۴ء

بسم اللہ الرحمان الرحیم

عیسائی مشنریز کی سرگرمیاں اور مسلمان

جائزہ۔مشورے۔گذارشیں

کشمیر کے معروف عالم دین جناب مولانا رحمت اللہ قاسمی ایک روز دارالعلوم ندوۃ العلماء تشریف لائے، انھوں نے میرے گھر آنے کی زحمت کی، تھوڑی دیر ساتھ رہے، انہوں نے بتایا کہ کشمیر میں عیسائی مشنریز بہت سرگرم ہیں، رفاہ عام اور خدمت خلق کے ذریعہ مشنریز مسلم نوجوانوں کو اپنا شکار بنا رہی ہیں اور انہیں باقاعدہ عیسائیت میں داخل کر رہی ہیں۔

لیپ ٹاپ ان کے ساتھ تھا انہوں نے اپنا لیپ ٹاپ کھول کر یہ ایمان سوز منظر دکھایا کہ کشمیر کے ایک گرجا میں اتوار کے روز دو پادری مسلمان لڑکوں اور لڑکیوں کو بپتسمہ کی رسم ادا کرا کے عیسائیت میں داخل کر رہے ہیں ایک چھوٹی سی حوض نما جگہ میں انہیں ڈبکی دلوائی جاتی ہے۔ اور یسوع مسیح سے وفاداری کا حلف دلایا جاتا ہے، موصوف کی رپورٹ کے مطابق کشمیر کے مختلف گرجا گھروں میں اتوار کو اس طرح کے پروگرام ہوتے ہیں۔ لیپ ٹاپ سے جو منظر انہوں نے دکھایا اس میں دس سے زیادہ افراد کو داخل مسیحیت کیا گیا۔

عیسائی مشنریز اور مغربی استعمار

عیسائی مشنریز کی دعوتی سرگرمیاں کئی صدیوں سے جاری ہیں، ایشیا اور افریقہ میں ان کی آمد مغربی سامراج کے ساتھ ہوئی ہے۔ یورپ کے جن عیسائی ممالک نے ایشیا اور افریقہ کے مختلف ممالک کو فتح کیا، انہیں اپنی نوآبادیوں میں شامل کیا انہوں نے اپنی سرپرستی اور بھرپور مدد سے عیسائی مشنریز کو دعوتی کاموں کے زبردست مواقع فراہم کئے، ان کے لئے موافق ماحول پیدا کیا اور ان کی راہ میں آنے والی رکاوٹوں کو دور کیا، اس سلسلے میں کسی عیسائی ملک کا استثناء نہیں کیا جا سکتا۔

برطانیہ، فرانس، جرمنی، روس، ہالینڈ، پرتگال، اسپین، ہنگری وغیرہ تمام استعماری ممالک نے اپنے مفتوحہ ممالک اور نو آبادیات میں عیسائی مشنریز کو ہر طرح کے مالی اور افرادی وسائل فراہم کئے، ان کی ہمت افزائی کی اور پوری سخاوت کے ساتھ ان کے لئے بجٹ فراہم کئے۔

تاریخی طور پر یہ بات ثابت ہے کہ استعمار اور استبشار (مسیحی دعوتی سرگرمیاں) میں چولی دامن کا ساتھ رہا ہے، ہر ایک نے دوسرے کو سہارا دیا ہے اور ایک دوسرے کو پھلنے اور پنپنے میں زبردست مدد کی ہے، مغرب کی قیادت امریکہ کے ہاتھ میں آنے کے بعد امریکہ بھی عیسائی مشنریز کی حمایت میں کسی سے پیچھے نہیں رہا۔

یورپ کے فاتح سلاطین اور حکمراں ملکی فتوحات کے ساتھ مذہبی فتوحات کا بھی غیر معمولی جذبہ رکھتے تھے، اسی لئے عسکری افواج کے ساتھ مشنری فوجیں بھی ان کے جلو میں آتی تھیں، عیسائی پادری ان کے مفتوحہ ملکوں میں کھلم کھلا عیسائیت کی دعوت دیتے تھے، اور دوسرے مذاہب خصوصاً اسلام پر اعتراضات کرتے۔ مسلمان علماء اور عوام کو مناظرے کا چیلنج کرتے۔

ہندوستان اور مشنری سرگرمیاں

ہندوستان میں انگریزوں کے دور اقتدار میں پادری فنڈر اور اس کے ساتھیوں نے اودھم مچا رکھا تھا۔ میزان الحق اور اس طرح کی دوسری کتابیں لکھ کر ان لوگوں نے برملا مسلمانوں کو مناظرے کا چیلنج دے رکھا تھا اور یہ تاثر پیدا کرنے کی کوشش کی تھی کہ مسلمان علماء ہمارے سوالات اور اعتراضات کا جواب دینے سے قاصر ہیں، لہذا مذہب حق اسلام نہیں بلکہ عیسائیت ہے، اس وقت اللہ تعالی نے اسلام کی نصرت کے لئے حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانوی اور ان کے رفقاء (خصوصاً ڈاکٹر وزیر خاں) کو کھڑا کیا، مولانا نے اکبر آباد کے دو مناظروں میں پادری فنڈر کو شکست فاش دی۔ اور اپنی گراں قدر تصنیفات (ازالۃ الشکوک، ازالۃ الاوھام، اظہار الحق، اعجاز عیسوی وغیرہ) کے ذریعہ علم واستدلال کی سطح پر اسلام کی حقانیت اور عیسائیت کے بطلان کو اس طرح ثابت کیا کہ عیسائی پادری علم واستدلال کے میدان میں کھڑے رہنے کے لائق نہیں رہ گئے، مولانا حالی" حیات جاوید میں لکھتے ہیں:

"ہندوستان میں اسلام تین خطروں میں گھیرا ہوا تھا، ایک طرف مشنری اس کی گھات میں لگے ہوئے تھے، اگرچہ قحط کے دوروں میں ان کو دبلا پتلا شکار پیٹ بھرا ؤ مل جاتا تھا، مگر وہ اس پر قانع نہ تھے، اور ہمیشہ صید فربہ کی تلاش میں رہتے تھے۔

پہلا خطرہ: ہندوستان میں سب سے زیادہ ان کا دانت مسلمانوں پر تھا، اور اس لئے ان کی مناد یوں میں، ان کے اخباروں میں اور ان کے رسالوں میں زیادہ تر بوچھاڑ اسلام پر ہوتی تھی، اسلام کی تعلیم کی طرح طرح سے برائیاں ظاہر کرتے تھے، بانی اسلام کے اخلاق وعادات پر انواع واقسام کی نکتہ چینیاں کرتے تھے، چنانچہ بہت سے مسلمان کچھ ناواقفیت اور بے علمی کے سبب اور اکثر افلاس کے سبب ان کے دام میں آگئے، اس خطرہ سے بلاشبہ بعض علماء اسلام (شکر اللہ مساعیہم) جیسے مولانا رحمت اللہ مرحوم اور مولوی حسن اور ڈاکٹر وزیر خاں وغیرہ متنبہ ہوئے، انہوں نے متعدد کتابیں عیسائیوں کے مقابلہ میں لکھیں، اور ان سے بالمشافہ مناظرے کئے جس سے یقیناً مسلمانوں کو بہت فائدہ ہوا، لیکن اس کا اثر مسلمانوں ہی تک محدود رہا، عیسائیوں کی غلط فہمیاں جو اسلام کی نسبت قدیم سے چلی آتی تھیں، وہ بدستور قائم رہیں"۔

(حیات جاوید، ص: ۴۱۴۔ ترقی اردو بیورو نئی دہلی۔ دوسرا ایڈیشن: ۱۹۸۲ء)

علامہ سید سلیمان ندوی حیات شبلی میں لکھتے ہیں:

"انگریزوں کے برسر عروج آتے ہی تین طرف سے حملوں کا آغاز ہوا، عیسائی مشنریز نے اپنی نئی نئی سیاسی طاقت کے بل بوتے پر اسلام کے قلعہ رو پر حملے شروع کر دئے، دوسری طرف ہندوؤں میں آریہ تحریک نے اپنے سابق مسلمان حکمرانوں سے نجات پا کر ان پر حملہ کی جرأت پائی، اور سب سے آخر میں یوروپین علوم وفنون وتمدن کی ظاہری چمک دمک مسلمانوں کی آنکھ کو خیرہ کرنے لگی خدا نے عیسائیوں کے مقابلہ کے لئے مولانا رحمت اللہ صاحب کیرانوی، ڈاکٹر وزیر خاں صاحب (آگرہ) اور اس کے بعد مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی (بانی دارالعلوم دیوبند)، مولانا رحم علی صاحب منگلوری، مولانا عنایت رسول صاحب چریاکوٹی، مولانا سید محمد علی صاحب مونگیری (سابق ناظم ندوۃ العلماء) وغیرہ اشخاص پیدا کئے جنہوں نے عیسائیوں کے تمام اعتراضات کے پرزے اڑا دئے، اور خصوصیت کے ساتھ ڈاکٹر وزیر خان صاحب اور مولانا رحمت اللہ صاحب کیرانوی کا وجود تو ردّ عیسائیت کے باب میں تائید غیبی سے کم نہیں، اور کون باور کر سکتا تھا کہ اس وقت میں پادری فنڈر کے مقابلہ کے لئے ڈاکٹر وزیر خان جیسا آدمی پیدا ہوگا، جو عیسائیوں کے تمام اسرار کا واقف اور ان کی مذہبی تصنیفات کا ماہر کامل، اور عبرانی و یونانی کا ایسا واقف ہوگا، جو عیسائیوں کو خود انہی کی تصنیفات سے ملزم ٹھہرائے گا، اور مولانا رحمت اللہ صاحب کے ساتھ مل کر اسلام کی حفاظت کا ناقابل شکست قلعہ دم کے

دم میں کھڑا کردے گا۔(حیات شبلی ص:۱۵)

عیسائی مشنریز کا نیا طریقہ کار

عیسائی مشنریز کے ذمہ داران کو بہت پہلے سے اس بات کا احساس ہوگیا کہ مناظروں کے ذریعہ انہیں زیادہ کامیابی نہیں مل رہی ہے بلکہ مناظرے ان کے کاز کیلئے نقصان دہ ثابت ہورہے ہیں، اس لئے انہوں نے طے کیا کہ مناظرہ اور بحث واستدلال سے گریز کیا جائے اور اپنے تمام وسائل اور توانائیاں تعلیم، رفاہی، سماجی اور طبی خدمات پر صرف کی جائیں۔

تعلیم کی راہ سے عیسائیت کا فروغ

تعلیم ذہن سازی کا بنیادی ذریعہ ہے، تعلیم کے ذریعہ ذہنوں کو بنایا اور بگاڑا جاتا ہے، خصوصاً ابتدائی بنیادی تعلیم بچوں کا ذہنی سانچہ تیار کرتی ہے اور نسل نو کی تعمیر یا تخریب میں بنیادی رول ادا کرتی ہے۔

اکبرالہ آبادی مرحوم نے اپنے مخصوص انداز میں اسی حقیقت کی طرف اشارہ کیا ہے۔

یوں قتل سے بچوں کے وہ بدنام نہ ہوتا　　افسوس کہ فرعون کو کالج کی نہ سوجھی

علامہ اقبال مرحوم نے دوسرے انداز میں تعلیم کی اس اہمیت کو اجاگر کیا ہے۔

خوش تو ہیں ہم بھی جوانوں کی ترقی سے مگر　　لب خنداں سے نکل جاتی ہے فریاد بھی ساتھ
ہم سمجھتے تھے کہ لائے گی فراغت تعلیم　　کیا خبر تھی کہ چلا آئے گا الحاد بھی ساتھ
گھر میں پرویز کے شیریں تو ہوئی جلوہ نما　　لے کے آئی ہے مگر تیشۂ فرہاد بھی ساتھ
سینے میں رہے راز ملوکانہ تو بہتر　　کرتے نہیں محکوم کو تیغوں سے کبھی زیر
تعلیم کے تیزاب میں ڈال اس کی خودی کو　　ہوجائے ملائم تو جدھر چاہے اسے پھیر
تاثیر میں اکسیر سے بڑھ کر ہے یہ تیزاب　　سونے کا ہمالہ ہو تو مٹی کا ہے اک ڈھیر

مشنری اسکول

عیسائی مشنریز اور گرجاؤں نے پوری دنیا میں تعلیمی اداروں کا جال پھیلا دیا اور اپنے تعلیمی اداروں میں معیار تعلیم بلند کرنے پر خصوصی توجہ دی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ہر مذہب اور قوم کے لوگ مسیحی تعلیم اداروں میں اپنے بچوں اور بچیوں کو داخل کرانا کامیابی کی کنجی سمجھنے لگے، اور یہ ادارے سو فیصد کامیاب

سمجھے جانے لگے، مشنریز اسکولوں میں بڑی خاموشی اور حکمت سے یسوع مسیح اور عیسائی مذہب کی عظمت اور حقانیت معصوم بچوں کے دل ودماغ میں پلادی جاتی ہے، ان اسکولوں کے ذریعہ عیسائیت کے فروغ واشاعت کا کام بڑے پیمانے پر انجام پارہا ہے، بلا مبالغہ ان اسکولوں کے ذریعہ سالانہ ہر ملک میں ہزاروں بچے بچیاں عیسائیت کی گود میں جارہے ہیں اور عیسائیوں کی مردم شماری بڑھ رہی ہے، خصوصاً افریقہ اور ایشیا میں۔

پسماندہ علاقوں میں عیسائیوں کے تعلیمی ادارے

عیسائیوں کے مشنری اسکول اور کالجز ایسے دور افتادہ، پسماندہ علاقوں میں بھی ہیں جہاں تعلیمی ادارے قائم کرنے کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا تھا۔ پہاڑی اور قبائلی علاقوں میں بھی ان کے تعلیمی ادارے اپنا کام کررہے ہیں۔ غریب اور پسماندہ علاقوں میں جہاں بچوں کی تعلیم پر مال خرچ کرنے کی گنجائش نہیں ہوتی یا تعلیم کا رجحان مفقود ہوتا ہے۔ مشنری اسکولس مفت تعلیم کا بھی بندوبست کرتے ہیں بلکہ بسا اوقات تعلیم کا رجحان پیدا کرنے کیلئے تعلیمی وظائف کا بھی نظم کرتے ہیں۔

رفاہی اور طبی خدمات اور عیسائی مشنریز

عیسائی مشنریز اور کلیساؤں نے سماجی، رفاہی اور طبی خدمات کو بھی اپنے مذہب کی اشاعت کا بڑا ذریعہ بنایا ہے، آسمانی آفات (سیلاب، زلزلہ، وغیرہ) کے موقع پر ان کی سماجی اور رفاہی تنظیمیں بڑی دریادلی سے آفت رسیدہ لوگوں کی مدد کرتی ہیں، ان کی ضروریات مہیا کرنے اور ان کی آبادکاری پر بے دریغ صرف کرتی ہیں۔ مختلف ممالک کے درمیان جنگوں کے موقع پر ترک وطن کرنے والوں کی راحت رسانی، آبادکاری نیز زخمیوں کے علاج ومعالجہ میں عیسائی مشنریز اور ان کی ذیلی تنظیمیں پیش پیش رہتی ہیں۔ اکثر ممالک اور علاقوں میں مشنریز کے اسپتال اور طبی مراکز موجود ہیں جہاں بلا تفریق مذہب وملت مریضوں کا علاج ہوتا ہے، اور غریب مریضوں کا مفت علاج ہوتا ہے، ان سماجی رفاہی اور طبی خدمات کے ذریعہ عیسائی مشنریز لاکھوں انسانوں کا دل جیت لیتی ہیں، اور جو لوگ ان کی رفاہی اور طبی خدمات سے بھرپور استفادہ کرتے ہیں وہ ان کے اسیر ہوجاتے ہیں، ان میں ایک بڑی تعداد مسلمانوں کی بھی ہوتی ہے، بہت سے جاہل اور مفلوک الحال مسلمان جنہیں دین وایمان کی خبر نہیں ہوتی ایمان واسلام کی بیش بہا دولت گنوا کر عیسائیت کے جال میں پھنس جاتے ہیں اور متاع

ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں (اعاذ نا اللہ من ذلک)

ایک ناقابل فراموش واقعہ

اس سلسلے میں میں اس واقعہ کو کبھی نہیں بھول پاتا جو میرے ساتھ ۲۰۰۰ء میں امریکہ میں پیش آیا، امریکہ کے ایک سفر میں عیسائیوں کے کچھ کلیساؤں، عیسائی مشنریز کی رفاہی اور سماجی تنظیموں کو دیکھنے کا اتفاق ہوا، امریکہ کے مشہور شہر ڈنور میں ایک رفاہی تنظیم کے آفس میں گئے، ان لوگوں نے ایک مختصر پروگرام کر کے اپنی فلاحی اور رفاہی سرگرمیوں سے واقف کرایا، انہوں نے اپنا ایک اہم کام یہ بھی ذکر کیا کہ ہم لوگوں نے صومالیہ کے بہت سے لوگوں کو جو وہاں کی خانہ جنگی کی وجہ سے اجڑ گئے تھے اور اسباب معاش سے محروم تھے صومالیہ سے نکال کر امریکہ پہنچایا ہے اور انھیں امریکہ میں آباد کر دیا ہے، انھیں امریکی شہریت دلانے کی کوشش ہو رہی ہے، چند صومالیوں سے اس پروگرام میں مختصراً بیان بھی کروایا کہ ہم لوگ صومالیہ میں کتنے خطرناک حالات کے شکار تھے، اور مشنریز کے لوگوں نے کس طرح ہماری مدد کی اور ہمیں موت کے منہ سے نکالا۔

پروگرام ختم ہونے کے بعد چائے کا دور چل رہا تھا اور حاضریں ایک دوسرے سے متعارف ہو رہے تھے اور آپس میں باتیں کر رہے تھے، اسی اثناء میں ایک صومالی نوجوان میرے پاس آیا اس نے مجھے سلام کیا اور فصیح عربی میں بات کرنی شروع کی، اس کی گفتگو کا خلاصہ یہ تھا کہ واقعی خانہ جنگی کی وجہ سے ہمارے ملک کے حالات ایسے بر تر ہو گئے تھے کہ وہاں رہنا ہمارے لئے ممکن نہ رہا تھا اور اس رفاہی تنظیم نے بروقت ہماری مدد کر کے ہمیں امریکہ پہنچایا اور یہاں ہمیں آباد کرنے کی پوری فکر کر رہے ہیں، بلاشبہ ان لوگوں کا ہم پر بڑا احسان ہے۔

پھر اس نوجوان نے گفتگو کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے بتایا کہ: شیخ میں جامعۃ الازھر کی کلیۃ الشریعۃ کا فارغ ہوں، مجھے ایمان کی قدر و قیمت معلوم ہے، اس لئے مجھے اپنے بارے میں خطرہ نہیں ہے لیکن ہمارے ساتھ جو دوسرے نوجوان امریکہ آئے ہیں ان میں سے بہت سے لوگ دین وایمان سے بڑی حد تک ناواقف ہیں، وہ لوگ عیسائیوں کے اس کردار سے حد درجہ متاثر ہیں، مجھے ان کے ایمان کے بارے میں خطرہ ہے، آپ دعا فرمائیں کہ ان کا ایمان محفوظ رہے۔

ان جملوں کو ادا کرتے وقت نوجوان کی آنکھیں اشک آلود تھیں، اس کے چہرے سے فکر

وتشویش کی لکیریں واضح تھیں، میں نے اس نوجوان کو تسلی دی اور کہا کہ اللہ تعالی سے مجھے پوری امید ہے کہ آپ کی اس فکرمندی کی برکت سے انشاء اللہ آپ کے ساتھیوں کا ایمان محفوظ رہے گا اور میں ان کے ایمان کی حفاظت کے لئے دعا کرتا رہوں گا۔

اس واقعہ نے میرے اعصاب کو ہلا کر رکھ دیا اور میں سوچنے لگا کہ خدا جانے کہ حالات کے مارے ہوئے فقروفاقہ کے شکار کتنے مسلمان پوری دنیا میں عیسائی مشنریوں کے ہاتھوں اپنا سرمایہ ایمان گنوار ہے ہونگے اور مسلمان علماء، زعماء اور اغنیاء حالات سے بے خبر اپنی اپنی دنیا میں مگن ہیں۔

مسلمانوں میں مشنریز کی چراگاہیں

مسلمانوں میں عیسائی مشنریز اور دوسری غیر مسلم مشنریز کی چراگاہیں دو طبقے ہیں ایک تو فقروفاقہ کی مار کھا رہے پسماندہ مسلمان جن کی خبر گیری اور اعانت سے مسلمان اہل ثروت بالکل غافل ہیں اور انہیں حالات کے رحم وکرم پر یکا وتنہا چھوڑ دیا گیا ہے، ان تک غیر مسلم مشنریز پہنچتی ہیں، ان کے گھاؤ پر مرہم رکھتی ہیں، ان کے لئے ضروریات زندگی اور سہولیات فراہم کرتی ہیں اور ان کا دل جیت لیتی ہیں، اور انتہائی ذہانت اور حکمت سے انہیں اپنے مذہب اور مشن سے قریب کر لیتی ہیں۔ اس طبقہ کی اکثریت عموماً دین وایمان سے بھی ناواقف ہوتی ہے۔ ایمان کی قدروقیمت ان کے دل ودماغ میں پیوست نہیں ہوتی بلکہ یہ لوگ عموماً دین کی بنیادی باتوں اور ایمانیات سے بھی نابلد ہوتے ہیں اس لئے غیر مسلم مشنریز کا آسانی کے ساتھ شکار ہو جاتے ہیں اور ایمان کی عظیم دولت سے محروم ہو جاتے ہیں۔

عیسائی مشنریز کی مسلمانوں میں دوسری چراگاہ ہماری ملت کا وہ طبقہ ہے جو دین وایمان اور ان کی قدروقیمت سے بالکل آشنا ہے، اسے کلمہ طیبہ تک یاد نہیں۔ ایمان کی حقیقت اور تقاضوں سے بے خبر ہے، جن گھروں میں دینی اور ایمانی ماحول نہیں ہے، دین وشریعت کا نہ علم ہے، نہ احترام، ایسے گھروں کے بچے جب مشنری اسکولوں یا لادینی ماحول والے اسکول وکالجز میں تعلیم پاتے ہیں اور اسی ماحول میں پروان چڑھتے ہیں تو کوئی مشن انہیں اپنا شکار بنالیتا ہے، عیسائی مشنریز کو اس سلسلے میں خصوصی تجربہ، مہارت اور چابکدستی حاصل ہے، مشنری اسکولوں کا نصاب ونظام ایسی مہارت اور ذہانت سے ترتیب دیا گیا ہے کہ عیسائی مذہب کی تعلیم وترویج کو اس کا اہم جز بنائے بغیر یسوع مسیح اور عیسائیت کی عظمت وتوقیر وہاں تعلیم حاصل کرنے والے بچوں کے دل ودماغ میں پیوست ہو جاتی ہے

اور غیر عیسائی بچے اپنے آبائی مذہب سے دور اور نفور ہو جاتے ہیں، بہت سے بچے اور بچیاں اپنے شوق سے یا ترقیات کی لالچ میں باقاعدہ عیسائی مذہب قبول کر لیتے ہیں۔

اصل کوتاہی ہماری ہے کہ تعلیم اور خدمت خلق جیسے اہم میدانوں کو ہم نے دوسروں کے لئے چھوڑ دیا ہے اور ہماری کوششیں اور کاوشیں چند محدود میدانوں میں سمٹ کر رہ گئی ہیں۔

شیخ الازہر عبدالحلیم " محمود کا ایک بصیرت افروز تجزیہ

۱۹۹۹ء میں امریکہ کے ایک سفر میں وہاں کے مشہور شہر نیوجرسی میں ایک مصری عالم شیخ محمد الحائک سے ملاقات ہوئی، وہ نیوجرسی کے ایک بڑے اسلامک سنٹر میں امام وخطیب تھے، ان سے مختلف موضوعات پر گفتگو رہی، عیسائی مشنریز کی دعوتی سرگرمیوں کا موضوع زیر گفتگو آیا تو انہوں نے ایک عجیب وغریب بات سنائی جس کا یہاں نقل کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

شیخ محمد الحائک نے فرمایا کہ ایک دن میرے استاذ شیخ عبدالحلیم محمود (جو بعد میں شیخ الازہر بنے، امام غزالیؒ کے علوم کے بڑے ماہر تھے، ندوۃ العلماء لکھنؤ کے جشن تعلیمی میں شرکت فرمائی تھی) نے دوران درس ہم طلبہ سے سوال کیا، عزیز طلبہ آج کل تھوڑے تھوڑے وقفہ سے اخبارات میں اس طرح کی خبریں آتی رہتی کہ اسلام افریقہ میں اپنی کشش اور کمال کی وجہ سے پھیل رہا ہے، اس طرح کی خبریں پڑھ کر آپ لوگوں پر کیا تاثر ہوتا ہے؟ طلبہ نے عرض کیا: ہم لوگوں کو غیر معمولی خوشی ہوتی ہے، ایسی خبریں پڑھ کر ہم لوگ بے پناہ مسرور ہوتے ہیں۔

شیخ نے فرمایا: عزیزو اس طرح کی خبریں مسلمانوں کو سلانے اور انہیں غافل کرنے کیلئے دی جاتی ہیں تا کہ مسلمانوں کا یہ ذہن بنے کہ ہمیں اسلام کی دعوت واشاعت کے لئے کسی خاص محنت اور کوشش کی ضرورت نہیں ہے، اسلام تو خود اپنی خوبیوں کی وجہ سے تیزی سے پھیل رہا ہے، اس طرح کی خبریں چھاپ کر ہمیں سلایا جا رہا ہے اور عیسائی مشنریاں بڑی خاموشی اور تیزی کے ساتھ افریقی ممالک میں اپنا دعوتی اور رفاہی کام کر رہی ہیں، لوگ کثرت سے عیسائیت کی گود میں جا رہے ہیں، اگر ہماری غفلت اور ان کی چابکدستی کا یہی حال رہا تو مجھے خطرہ ہے کہ بہت سے افریقی ممالک میں آبادی کا تناسب بدل جائے گا، جن ممالک میں عیسائی بڑی اقلیت ہیں وہاں وہ اکثریت میں آجائیں گے اور جہاں برائے نام اقلیت ہیں وہاں طاقتور اقلیت بن جائیں گے۔

شیخ محمد الحائک نے فرمایا: کہ اس وقت تو شیخ عبدالحلیم محمود رحمۃ اللہ علیہ کا انتباہ ہم میں سے کئی لوگوں کے سمجھ میں نہیں آیا لیکن چند ہی سال کے بعد ہم نے محسوس کیا کہ آبادی کا تناسب تیزی سے تبدیل ہوا ہے اور عیسائیوں کی آبادی اکثر افریقی ملکوں میں بڑھ رہی ہے۔

دنیا دارالاسباب ہے

یہ دنیا دارالاسباب ہے، یہاں نتائج کوشش اور محنت سے جوڑ دئے گیے ہیں۔ کوئی مذہب اور فلسفہ خواہ باطل اور انتہائی بودا اور کمزور ہو اگر اس کے لئے پوری محنت اور کوشش کی جائے تو اسے قبول کرنے والے اور اپنانے والے مل جاتے ہیں، اس کے برخلاف کوئی مذہب اور نظریہ خواہ کتنا ہی سچا اور مبنی برحق ہو اگر اس کے لئے دعوت واشاعت کی محنت نہ کی جائے تو اس کو فروغ نہیں ملتا۔

عیسائی مشنریاں کئی سو سال سے انتھک محنت کر رہی ہیں اور عیسائیت کو پھیلانے کیلئے منصوبہ بندی اور تسلسل کے ساتھ تمام ممکنہ ذرائع کا استعمال کر رہی ہیں، ان کی کوششوں کے نتائج ہماری نگاہوں کے سامنے ہیں، بہت سے ممالک اور علاقوں میں ان کی اکثریت ہو چکی ہے، اور بہت سے وہ ممالک جہاں عیسائیوں کی آبادی بالکل نہیں تھی وہاں بھی عیسائیوں کی اچھی خاصی تعداد ہو چکی ہے۔ خود ہندوستان کے مختلف علاقے (مثلاً گوا۔ سکم، میزروم، ناگالینڈ) عیسائی اکثریت کے علاقے بن چکے ہیں۔

عیسائیوں کے مقابلہ میں مسلمانوں کی دعوتی کوششیں سواں حصہ بھی نہیں ہیں، اس لئے ہماری دعوتی فتوحات کا دائرہ سمٹتا ہی جارہا ہے، دعوت کے میدان میں ہم نئے میدان فتح کرنے کے بجائے اپنے مفتوحہ علاقوں کو بھی گنواتے جارہے ہیں، اور نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ خالص مسلم ممالک میں عیسائی مشنریز خوب سرگرم عمل ہیں مثلاً بلاد عربیہ، ترکی، افغانستان، پاکستان، بنگلہ دیش، انڈونیشیا وغیرہ، اور اپنے مقصد میں کافی حد تک کامیاب ہیں، ان ممالک کے بہت سے مرد اور عورتیں عیسائیت کی گود میں جا چکے ہیں ہمارے ملک کا مسلم اکثریتی صوبہ کشمیر بھی عیسائی مشنریز کا ایک بڑا مرکز ہے، اور وہاں بھی مسلمانوں کے عیسائیت قبول کرنے کے واقعات کثرت سے پیش آرہے ہیں۔

مسلمانوں کی دعوتی کوششیں

مختلف ملکوں میں اللہ کے کچھ بندوں اور بعض تنظیموں کی طرف سے بلاشبہ غیر مسلموں

میں دعوت کا کام ہو رہا ہے، اور اس کے اچھے ثمرات ظاہر ہو رہے ہیں لیکن یہ کوشش مربوط، منظم اور منصوبہ بند نہیں ہیں اور ان کا حجم بھی بہت مختصر ہے، عیسائی مشنریز کے کاموں کے سامنے ان کی کوئی حیثیت نہیں۔

پھر اس میدان میں کام کا دعویٰ کرنے والے بعض افراد اور تنظیموں کا کام بڑی حد تک کاغذی ہوتا ہے، اسلام قبول کرنے والوں کے بڑے بڑے اعداد و شمار شائع کئے جاتے ہیں اور اپنا کارنامہ بنا کر انہیں میڈیا میں شائع کیا جاتا ہے، حالانکہ واقعہ ایسا نہیں ہوتا، یکادکا واقعات کو بہت بڑھا چڑھا کر پیش کیا جاتا ہے، یہ صورت حال بڑی افسوسناک اور غیر دانشمندانہ ہے، قبول اسلام کے واقعات کا زیادہ چرچا کرنا اور انہیں ہائی لائٹ کرنا بڑی بے دانشی ہے، اعداء اسلام اس سے چوکنا ہو جاتے ہیں اور اپنی سرگرمیوں کو زیادہ تیز کر دیتے ہیں۔

چند دہائیوں پہلے جنوبی ہند کے ایک گاؤں میناکشی پورم کے چند گھروں کے قبول اسلام کے واقعہ کو قومی پریس نے بہت نمایاں کیا اور اس کے بعد ہندوؤں میں مذہبی احیا پسندی جاگ اٹھی، متعدد تنظیمیں ہندگیر پیمانے پر سرگرم ہو گئیں، اس لئے دعوتی میدان میں کام کرنے والے مسلمانوں کو بہت محتاط رہنا چاہئے اور اپنی دعوتی کامرانیوں کو زیادہ نمایاں نہیں کرنا چاہئے۔ اس سلسلے میں بھی عیسائی مشنریز سے سبق لینے کی ضرورت ہے۔

مغربی ممالک اور اسلحہ سازی نیز جنگیں

مغرب کے عیسائی ممالک جو اپنے کو انصاف، انسانیت اور امن و امان کا نقیب اور علمبردار قرار دیتے ہیں انہوں نے اسلحہ سازی اور جنگوں کو اپنی اقتصادیات کا اہم ترین ستون قرار دے رکھا ہے۔

بھاری اسلحہ سازی پر ان کی اجارہ داری ہے، جہاز سازی خصوصاً جنگی جہاز سازی کی صنعت ان کے ہاتھوں میں ہے، ایٹمی تجربات کرنے اور ایٹمی ذخائر جمع کرنے کا حق ان کا پیدائشی حق ہے، اگر کسی ترقی پذیر ملک کے بارے میں ایٹمی تجربہ کی تیاری کا شبہ بھی ہو جائے تو تمام ایٹمی طاقتیں اپنے لاؤ لشکر کے ساتھ اس پر ٹوٹ پڑتی ہیں اور اسے کھنڈر بنا کر اور زبردست تباہی مچا کر دم لیتی ہیں۔

امریکہ، روس، فرانس، برطانیہ، جرمنی وغیرہ کی ملکی آمدنی کا بڑا حصہ اسلحہ کی تجارت

سے حاصل ہوتا ہے، اسلحہ سازی کی صنعت میں نفع کی کوئی حد نہیں ہے، اس لئے یہ ممالک اندرونی طور پر اس پر متفق ہیں کہ اسلحہ سازی کی مخصوص ٹکنالوجی دوسرے ممالک کو حاصل نہ ہوسکے۔

اسلحہ سازی کی صنعت کو فروغ دینے کیلئے ضروری ہے کہ مختلف ملکوں کے درمیان جنگیں برپا ہوتی رہیں اور پڑوسی ممالک کے درمیان بے اعتمادی کی فضا قائم رہے بلکہ اس میں اضافہ ہوتا رہے، تا کہ وہ ممالک خوف ونفرت کی نفسیات میں گرفتار ہوکر اپنے تحفظ کیلئے منہ مانگے داموں پر اسلحہ ساز ممالک سے ان کی شرائط پر قیمتی اسلحہ کی خریداری کریں، اسی لئے دنیا میں امن وامان قائم نہیں ہو پا رہا ہے، ماضی قریب میں عراق ایران کی جنگ، کویت اور عراق کی جنگ، افغانستان اور عراق پر امریکہ اور اس کے حلیفوں کی فوج کشی مغربی ممالک کی جنگ جویانہ سیاست کی بدترین مثالیں ہیں۔

جنگوں اور قدرتی آفات کی آڑ میں فروغ عیسائیت

جنگیں بھڑکانے کا ایک بڑا فائدہ تو اسلحہ کی تجارت کا فروغ ہے اور دوسرا فائدہ ان ممالک کا یہ ہوتا ہے کہ ان ممالک کی رفاہی اور خیراتی تنظیمیں جو عیسائی مشنریز ہی کا حصہ ہوتی ہیں جنگ زدہ ممالک میں اپنا جال پھیلا دیتی ہیں اور مقتولین اور زخمیوں کی امداد، رفیوجیوں کی راحت رسانی وغیرہ کے عنوان سے اپنی سرگرمیاں تیز کردیتی ہیں اور انہیں ان ممالک میں اپنے اثرات پھیلانے کا موقع مل جاتا ہے، جہاں عام حالات میں ان کیلئے رسائی آسان نہیں تھی، افغانستان، پاکستان، عراق، بنگلہ دیش وغیرہ میں اسی راستے سے مشنریز کو اپنے اثرات بڑھانے اور ارتداد کی کاشت کرنے کا موقع ملا۔

عیسائیت کی نشر واشاعت کے لئے اور اس کی طویل المیعاد منصوبہ بندی کیلئے عیسائی مشنریز کی خفیہ کانفرنس وقتاً فوقتاً ہوتی رہتی ہیں، جن میں پچھلے چند سالوں کے کاموں اور کامیابیوں کا جائزہ لیا جاتا ہے اور آئندہ سالوں کے لئے دعوتی کاموں کی منصوبہ بندی ہوتی ہیں، ان کانفرنسوں کی تفصیلی روداد اور فیصلے خفیہ رکھے جاتے ہیں اور متعلقہ لوگوں ہی کو ان سے باخبر کیا جاتا ہے، لیکن کبھی کبھی بعض کانفرنسوں کی خبریں اور قراردادیں لیک ہوجاتی ہیں اور عام لوگوں کو بھی ان کی خبر ہوجاتی ہے۔

اسی طرح کی ایک کانفرنس اکتوبر 1978ء میں شمالی امریکہ کے شہر کولوراڈو میں اس عنوان پر ہوئی ”مسلمانوں کو عیسائی بنانے کے لئے شمالی امریکہ کی کانفرنس“ یہ کانفرنس 15 اکتوبر سے دو ہفتہ تک چلی اور اس کی کارروائی بند کمرے میں خفیہ ہوئی، پوری دنیا کے ڈیڑھ سو سرگرم ترین مشنری

نمائندوں نے اس میں شرکت کی، بہت بحث وتمحیص اور غور وخوض کے بعد منصوبہ تیار کیا گیا جس کو ہر طرح خفیہ رکھا گیا، اس کو بروئے کار لانے کیلئے ایک ارب ڈالر کا بجٹ مختص کیا گیا۔

اس کانفرنس کی ایک قرارداد یہ تھی کہ "متعین بحران پیدا کئے جائیں تا کہ عالم اسلام توازن واعتدال سے باہر رہے، فقر وفاقہ، امراض اور جنگوں میں مبتلا رہے"۔

(اطلس انتشار الاسلام ص ۱۸)

رفاہی خدمات پر اجارہ داری

قدرتی آفات (زلزلہ، سونامی، قحط سالی وغیرہ) اور جنگی تباہ کاریوں کے موقع پر انسانی، رفاہی اور طبی خدمات کو ریڈ کراس اور عیسائی مشنریز نے اپنی اجارہ داری سمجھ لیا ہے، اور اس مخصوص میدان میں دوسرے تنظیموں کی مداخلت انہیں برداشت نہیں ہے، مسلم تنظیمیں ان میدانوں میں نہ ہونے کے برابر ہیں اور اگر کچھ رفاہی تنظیمیں ان میدانوں میں سرگرم عمل ہونا چاہتی ہیں، تو ان کے لئے نا قابل عبور دشواریاں کھڑی کردی جاتی ہیں، یا ان پر دہشت گردوں کی امداد وغیرہ کی فرد جرم عائد کر کے پابندیاں لگادی جاتی ہیں تا کہ اس میدان میں ریڈ کراس اور عیسائی مشنریز کی اجارہ داری باقی رہے اور ان نازک حالات کا فائدہ اٹھا کر عیسائیت کے پرچار اور تبلیغ کا کام جاری رہے۔

شرمناک بات

ہمارے لئے شرمناک بات یہ ہے کہ مسلم ممالک کے تبرعات اور امدادیں بھی انہیں عیسائی تنظیموں کے ذریعہ جنگ زدہ اور مصیبت زدہ لوگوں تک پہنچتی ہیں اور مسلم قوم اپنے تمام وسائل اور بے پناہ دولت کے باوجود اپنے آفت رسیدہ اور جنگ زدہ بھائیوں کی امداد اور راحت رسانی سے بھی قاصر ہے۔

پس چہ باید کرد- چند عملی مشورے

عیسائی مشنریز کے ذریعہ پوری دنیا کے مسلمانوں میں ارتداد کی جو کاشت کی جارہی ہے اگر اسے روکنا ہے اور مسلمانوں کے ایمان کو بچانا ہے تو ہمیں حالات کا گہرائی سے جائزہ لے کر کچھ سنجیدہ اقدامات اور فیصلے کرنے ہوں گے۔

۱- نصاب ونظام تعلیم کی اصلاح

سب سے پہلے ہمیں اپنے نصاب ونظام تعلیم کو اس طرح مرتب کرنا ہوگا کہ ہمارا ہر بچہ اور

بچی دین کی بنیادی باتوں سے واقف ہو، ایمان ان کے دل میں رچ بس گیا ہوا اور ضروریات دین کا اسے پورا علم ہو، اگر بچپن ہی میں بچوں کے دلوں میں ایمان کی محبت اور قدر و قیمت بٹھا نہیں دی گئی تو زندگی کے ہر مرحلہ میں ان کا دین و ایمان خطرے میں رہے گا، اور مخالف ہوائیں ان کے ایمان کے شجر کو بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکیں گیں۔

اللہ تعالی نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی شان و خصوصیت اور دین و ایمان سے ان کی گہرائی وابستگی کو اس آیت میں واضح فرمایا ہے۔

واعلموا أن فيكم رسول الله لو يطيعكم في كثير من الأمر لعنتم ولكن الله حبب إليكم الإيمان وزينه في قلوبكم وكره إليكم الكفر والفسوق والعصيان، أولئك هم الراشدون. (حجرات:۷)

اور جان لو کہ تم میں اللہ کے رسول ہیں، اگر وہ بہت سے معاملات میں تمہاری بات مان لیا کریں تو تم مشکل میں پڑ جاؤ۔ لیکن اللہ نے تمہارے دل میں ایمان کی محبت ڈال دی اور اسے تمہارے دلوں میں آراستہ کر دیا۔ اور نفرت ڈال دی تمہارے دل میں کفر اور گناہ اور نافرمانی کی۔ اور وہی لوگ نیک راہ پر ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں میں سے ایک دعا یہ بھی ہے۔

اللهم حبب الينا الايمان وزينه في قلوبنا وكره الينا الكفر والفسوق والعصيان واجعلنا من الراشدين ، اللهم توفنا مسلمين واحينا مسلمين، والحقنا بالصلحين، غير خزايا ولا مفتو نين.

اے اللہ ایمان کو ہمارے نزدیک محبوب بنا دیجئے اور اسے ہمارے دلوں میں آراستہ فرما دیجئے، اور کفر، گناہ، نافرمانی کی نفرت ہمارے دل میں ڈال دیجئے، اور ہمیں صحیح راہ پر چلنے والا بنا دیجئے، اے اللہ مسلمان ہونے کی حالت میں ہمیں وفات دیجئے اور اسلام پر ہمیں زندہ رکھئے، اور ہمیں نیکوکاروں کے ساتھ شامل فرمائیے۔ اس حال میں کہ نہ رسوا ہوں نہ فتنوں میں پڑیں۔

(الادب المفرد للبخاری باب دعوات النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء ا ص ۲۴۳)

نونہالوں کے دل ودماغ میں ایمان کی آبیاری

بچوں کو محض کلمہ طیبہ رٹا دینا کافی نہیں بلکہ ان کے دل میں ایمان بسا دینا ضروری ہے، انکی تعلیم وتربیت اس طرح کی جائے کہ ایمان کو وہ اپنا سب سے قیمتی سرمایہ سمجھیں اور کسی حال میں اس سے دستبردار ہونے کا تصور بھی ان کے حاشیۂ خیال میں نہ آئے، اور کفر وشرک سے انہیں گھن آنے کی حد تک نفرت ہو۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

ثلاث من کن فیہ وجد حلاوۃ الایمان ان یکون اللہ ورسولہ احب إلیہ مماسواھما، أن یحب المرء لا یحبہ الا للہ وأن یکرہ ان یعود فی الکفر کما یکرہ أن یقذف فی النار (صحیح بخاری، کتاب الایمان ، باب حلاوۃ الایمان)

(تین چیزیں جس میں ہوں گی وہ ایمان کی حلاوت پالیگا، اللہ اور اس کے رسول اسے ان دونوں کے علاوہ سے زیادہ محبوب ہوں، انسان سے اللہ ہی کے لئے محبت کرے، کفر میں واپس جانا اسے اسی طرح ناپسند ہو جس طرح آگ میں پھینک دیا جانا ناپسند ہو)

نونہالوں کے دل ودماغ میں جب ایمان راسخ کردیا جائے گا تو کفر والحاد کی آندھیاں بھی ان کے شجر ایمان کو نہیں اکھاڑ سکتیں، وہ ہر آزمائش اور تکلیف کو برداشت کرلیں گے، لیکن ایمان سے محرومی کو برداشت نہیں کرسکیں گے، بچپن ہی میں صحابہ کرام کے قبول اسلام کے واقعات، ایمان کے لئے ان کی قربانیوں کے واقعات سنائے جائیں اسی طرح انبیاء کرام نے کلمۂ توحید کو پھیلانے کے لئے جو آزمائشیں اور سختیاں جھیلیں، ان کے ایمان پرور واقعات بھی ذہن نشین کرائے جائیں

موجودہ صورت حال کا جائزہ

موجودہ ماحول تو یہ ہے کہ مسلم بچے، بچیوں اور نوجوانوں کی بڑی اکثریت دینی وایمانی تعلیم وتربیت سے محروم ہے، مسلمانوں میں ناخواندگی کا تناسب دوسری قوموں سے کہیں زیادہ ہے، ہماری قوم کے بہت سے بچے اور بچیاں نہ مکتب ومدرسہ کا منہ دیکھتے ہیں نہ اسکول وکالج کا رخ کرتے ہیں، اور نہ ہی ان کے گھروں میں کوئی دینی اور تعلیمی ماحول ہوتا ہے، اس لئے وہ دین ودنیا دونوں سے بالکل بے خبر ہوتے ہیں ایسے لوگ کسی بھی مشن، تحریک، دعوت کا شکار ہوسکتے ہیں، اور ہوتے رہتے ہیں۔

ہمارے جو بچے زیور تعلیم سے آراستہ ہو رہے ہیں ان میں سے نوے فیصد سے زیادہ ایسے اسکولوں کالجوں میں تعلیم حاصل کرر ہے ہیں جن میں دین اسلام سکھانے کا بندوبست تو کیا ہوتا، وہاں تو اسلام مخالف عقائد وافکار کی تعلیم دی جاتی ہے، دیو مالائی اور وثنی عقیدے پڑھائے جاتے ہیں، اور اگر عیسائی مشنری اسکول ہیں تو ان میں عیسائی عقائد سکھائے جاتے ہیں، یسوع مسیح کو انسانوں کا نجات دہندہ بتایا جاتا ہے، تاریخ اور سماجی علوم کے نام پر کفر والحاد کا زہر پلایا جاتا ہے۔ اسی طرح کی تعلیم کے نتیجہ میں سلمان رشدی اور تسلیمہ نسرین جیسے محروم اور بدنصیب پیدا ہوتے ہیں جو ملت اسلامیہ کی رسوائی کا سامان بنتے ہیں۔

۲۔ مفلوک الحال اور فقر زدہ مسلمانوں کی کفالت

مسلمانوں کو اگر الحاد وارتداد کے سیلاب سے بچانا ہے، تو انہیں فقر وافلاس کے دلدلوں سے نکالنا ہوگا اور ان کی اقتصادی بدحالی کا مداوا کرنا ہوگا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ماثور دعاؤں میں بار بار فقر سے پناہ مانگی گئی ہے، حضرت عائشہ سے منقول ایک روایت میں رسول اکرم صلی اللہ علی وسلم نے دوسری بہت سی چیزوں کے ساتھ فقر کے فتنہ سے بھی پناہ مانگی ہے۔

واعوذبک من فتنة الفقر واعوذبک من فتنة المسیح الدجال (صحیح بخاری باب التعوذ من المأثم)

(اور میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں فقر کے فتنہ سے اور آپ کی پناہ چاہتا ہوں مسیح دجال کے فتنہ سے)

اللھم فانی اعوذبک من فتنة النار وعذاب النار وفتنة القبر وعذاب القبر ومن شرفتنة الغنی ومن شر فتنة الفقر

(صحیح مسلم بات التعوذ من شر الفتن جز ۸ ص ۷۵)

اے اللہ میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں جہنم کے فتنہ سے اور آگ کے عذاب سے اور قبر کے فتنہ سے اور قبر کے عذاب سے اور غناء کے فتنہ کے شر سے اور فقر کے شر کے فتنہ سے۔

حضرت انس بن مالک سے مروی ایک حدیث میں ارشاد نبوی ہے "**کاد الفقر ان**

یکون کفرا'' قریب ہے کہ فقر کفر ہو جائے۔

(شعب الایمان للبیہقی باب ۴۳ جزء ۶۷۵ ۲) کنز العمال، الفصل الاول فی فصل الفقر جزء ۶ ص ۴۹۲)

اس حدیث کے بعض رواۃ پر کلام کیا گیا لیکن معنی کے اعتبار سے حدیث درست ہے، اس کا منشاء یہ ہے کہ فقر واحتیاج انسان کو کفر تک لے جاتا ہے، بعض اوقات انسان فقر وفاقہ کی مار سے بچنے کے لئے کفر کی گود میں چلا جاتا ہے، مولانا روم نے اپنے ایک شعر میں اس حقیقت کا نہایت بلیغ انداز میں بیان کیا ہے۔

آنکہ شیراں راکندہ روبہ مزاج　　احتیاج است احتیاج است احتیاج

وہ چیز جو شیروں کو لومڑی مزاج بنادیتی ہے، وہ محتاجی ہے محتاجی ہے۔

اسی لئے اسلام حلال روزی کمانے، اس کے لئے جدوجہد کرنے کی ترغیب دیتا ہے، آمدنی کے حلال ذرائع تجارت، زراعت، صنعت وحرفت، ملازمت، محنت ومزدوری وغیرہ کی حوصلہ افزائی کرتا ہے، کام چوری اور معطل پڑے رہنے نیز گداگری کو منع کرتا ہے۔ حکومت کو مامور کرتا ہے کہ زمینوں کی آبادکاری اور قدرتی معدنیات اور وسائل کو زیادہ سے زیادہ کارآمد بنانے پر توجہ دے تاکہ لوگوں کے اسباب رزق میں فراوانی پیدا ہو۔

امت اسلامیہ کے جو افراد فقر وفاقہ کے شکار ہوں یا کسب معاش سے معذور ومجبور ہوں ان کی ذمہ داری امت کے اغنیاء، مسلم حکومت یا جماعت مسلمین پر رکھی گئی ہے کہ زکوۃ وصدقات، اوقاف اور ہدایا وغیرہ کے ذریعہ ان کی کفالت کریں، انہیں فقر وفاقہ کے دلدلوں میں دھنستا ہوا نہ چھوڑیں کہ دوسری قومیں اور تحریکیں ان کے ایمان کا سودا کرنے لگیں اوران کی فلاکت زدگی اور معاشی مجبوری کا فائدہ اٹھا کر انہیں ارتداد کی راہ پر ڈالدیں۔

مسلم معاشرہ میں اسلام کے اقتصادی احکام جاری نہ ہونے اور اسلام کا تقسیم دولت کا نظام نافذ نہ ہونے کی بنا پر ہمارے سماج میں بڑی معاشی ناہمواری پائی جاتی ہے، دولت مند دولتوں کا انبار جمع کرلے رہے ہیں، ان کے لئے بڑا مسئلہ ہے کہ دولت کہاں لگائیں اور کہاں چھپائیں اورغریبوں کی غربت میں دن بہ دن اضافہ ہورہا ہے، ان کے وسائل معاش چھنتے جارہے ہیں، ان کے لئے اپنی بنیادی ضروریات کا پورا کرنا ناممکن ہورہا ہے۔

اگر مسلمانوں کے فقر زدہ طبقہ کو فقر و فاقہ کے دلدلوں میں چھوڑ دیا گیا، ان کی معاشی مدد نہ کی گئی، انہیں اپنے پیروں پر کھڑے ہونے کے لائق نہ بنایا گیا تو ہمارے ان غریب بھائیوں کے دین وایمان کا سودا ہوتا رہے گا، اور ہر سال ہزاروں مسلمان کفر وارتداد کے جال میں پھنستے رہیں گے، اللہ تعالیٰ کے دربار میں ان غریب مسلمانوں کے بارے میں تمام مسلمانوں خصوصاً اصحاب ثروت مسلمانوں سے باز پرس ہوگی۔

خلاصہ یہ ہے کہ پوری دنیا میں مشنریز کے ذریعہ انجام پانے والے ارتداد کے واقعات کا سدباب اسی وقت ممکن ہے جب کہ خود مسلمان انفرادی اور اجتماعی طور پر اپنے غریب، مفلوک الحال اور مصیبت زدہ بھائیوں کی پوری کفالت کریں، ان کی ضروریات پوری کریں اور انہیں دوسروں کے رحم وکرم پر نہ چھوڑ دیں۔

۳۔ فریضہ دعوت کی ادائیگی

امت مسلمہ صاحب دعوت امت ہے، اس کی اہم ترین ذمہ داری توحید کی امانت سارے انسانوں تک پہنچانا، خیر وصلاح کی طرف بلانا، بھلائیوں کا حکم دینا، برائیوں سے روکنا، اللہ کے راستے کی طرف انسانیت کی رہنمائی کرنا اور شیطان کے راستے سے باز رکھنا ہے۔

نبی آخر الزمان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت کی سنہری کڑی مکمل ہو چکی، اب کوئی نیا نبی مبعوث ہونے والا نہیں، صحیح عقائد واعمال کی طرف انسانوں کی رہنمائی کا کام قیامت تک کیلئے نبی آخر الزمان کی امت کے ذمہ کر دیا گیا ہے، اس ذمہ داری کو ادا کر کے ہی یہ امت دنیا اور آخرت میں کامیاب اور سرخرو ہوگی اور اس کو ادا کرنے میں کوتاہی کرنے سے دنیا اور آخرت دونوں میں ذلیل وخوار ہوگی، موجودہ دور میں مسلمانوں کی ذلت ونکبت کی ایک بڑی وجہ اسی ذمہ داری کو ادا کرنے میں زبردست غفلت اور کوتاہی ہے۔

اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے۔

كنتم خير امة اخرجت للناس تأمرون بالمعروف وتنهون عن المنكر وتؤمنون بالله. (آل عمران آیت ۱۱۰)

تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لئے نکالی گئی ہو اچھی بات کا حکم کرتے ہو اور بری بات

سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

(۲) ولتکن منکم امة یدعون الی الخیر ویأمرون بالمعروف وینهون عن المنکر واولئک هم المفلحون (آل عمران ۱۰۴)

اور تم میں سے ایک ایسی جماعت ہونی چاہئے جو خیر کی طرف بلائے، بھلائی کا حکم دے، برائی سے روکے، اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔

(۳) ومن احسن قولا ممن دعا الی الله وعمل صالحا وقال اننی من المسلمین. (حم سجدہ ۳۳)

اور اس شخص سے اچھی بات کس کی ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک عمل کرے اور کہے کہ میں مسلمانوں میں سے ہوں۔

(۴) ادع الی سبیل ربک بالحکمة والموعظة الحسنة وجادلهم بالتی هی احسن، ان ربک هو اعلم بمن ضل عن سبیله وهو اعلم بالمهتدین.

(النحل ۱۲۵)

اپنے رب کے راستے کی طرف بلاؤ حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ اور ان سے بہترین طریقہ پر جدال کرو بیشک آپ کا رب ان لوگوں کو زیادہ جانتا ہے جو اس کی راہ سے بھٹک گئے اور وہ ہدایت یاب لوگوں کو بھی زیادہ جاننے والا ہے۔

حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ آیت ''ولتکن منکم امة الخ'' کے ذیل میں لکھتے ہیں، دعوت الی الخیر کے دو درجے ہیں، پہلا یہ کہ غیر مسلموں کو خیر یعنی اسلام کی طرف دعوت دینا، مسلمانوں کا ہر فرد عموماً اور یہ جماعت خصوصاً دنیا کی قوموں کو خیر یعنی اسلام کی دعوت دے، زبان سے اور عمل سے بھی.........اگر آج امت مسلمہ اپنا مقصد دیگر اقوام کو خیر کی طرف دعوت دینا بنالیں تو وہ سب بیماریاں ختم ہوجائیں گی جو دوسری قوموں کی نقالی سے ہمارے اندر پھیلی ہیں۔ کیونکہ جب کوئی قوم اس عظیم مقصد (دعوت الی الخیر) پر مجتمع ہوجائے اور یہ سمجھ لے کہ ہمیں علمی اور عملی حیثیت سے اقوام عالم پر غالب آنا ہے اور اقوام کی تربیت اور تہذیب ہمارے ذمہ ہے تو اس کی نااتفاقیاں بھی یکسر ختم ہوجائیں گی اور پوری قوم ایک عظیم مقصد کے حصول کے لئے لگ جائے گی، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی کامیابیوں کا راز اسی میں مضمر تھا''

(معارف القرآن جلد۲ص ۱۴۰۔۱۴۱)

دور حاضر میں مسلمانوں کی طرف سے غیر مسلموں میں دعوت الی الخیر کا کام بہت ناکافی طور پر ہورہا ہے، ایسا محسوس ہوتا ہے کہ گویا امت مسلمہ اس کو اپنا فریضہ اور اہم ترین دینی ذمہ داری نہیں سمجھ رہی ہے۔ بسا اوقات پورے پورے ملک اور علاقے اس کام سے خالی نظر آتے ہیں۔

دعوتی ذمہ داریوں کی ادائیگی

اس بنیادی کام سے مجرمانہ غلفت کی وجہ سے خود مسلمان غلط دعوتوں کے شکار ہورہے ہیں اور امت مسلمہ کے ہزاروں لاکھوں افراد کفر وارتداد کے گڈھے میں گر رہے ہیں۔ جو قوم داعیانہ مقام کھو دیتی ہے وہ دوسروں کی دعوتوں کا شکار ہونے لگتی ہے، اور اس کے لئے اپنے عقائد اور اقدار وروایات پر قائم رہنا ناممکن ہوتا ہے۔

مسلمان اگر موجودہ حالات کو تبدیل کرنا چاہتے ہیں تو انہیں غیر مسلموں میں دعوت کے کام کو زیادہ بڑے پیمانے پر اور زیادہ منصوبہ بند اور منظم انداز میں انجام دینا ہوگا۔ اپنے مالی اور افرادی وسائل کا معتد بہ حصہ اس کام میں لگانا ہوگا۔ داعیوں کی زبردست ٹیم تیار کرنی پڑے گی جو مختلف ممالک اور اقوام میں ان کی سطح اور معیار پر دعوت الی اللہ کو پورے اخلاص اور دلجمعی کے ساتھ انجام دیں۔ غیر مسلموں میں دعوت الی اللہ کی جو ٹوٹی پھوٹی کوششیں مختلف ممالک میں ہورہی ہیں ان کے بڑے حوصلہ افزاء نتائج سامنے آرہے ہیں۔ اگر یہ کام زیادہ منظم انداز سے اور زیادہ تسلسل کے ساتھ کیا جائے تو حالات میں انقلاب انگیز تبدیلیاں ہوسکتی ہیں اور دنیا کا نقشہ بدل سکتا ہے۔

۴۔ خلق خدا کی خدمت اور نفع رسانی

اسلام دین رحمت ہے، خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ''رحمۃ للعالمین'' (سارے جہانوں کے لئے رحمت) ہیں اور مخلوق کی خدمت اور نفع رسانی، بہترین عبادت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

الراحمون یرحمهم الرحمان، ارحموا اهل الارض یرحمکم من فی السماء

(سنن ابی داود باب فی الرحمة جزء۴ ص ۴۴۰)

رحم کرنے والوں پر رحمان رحم کرتا ہے، زمین والوں پر رحم کرو تم پر آسمان والا رحم کرے گا۔

نیز ارشاد ہے

الخلق عيال الله، واحب العباد الى الله انفعهم لعياله(شعب الايمان للبيهقي باب في نصيحة الولاة ووعظهم)

مخلوق اللہ کا کنبہ ہے، بندوں میں اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب وہ شخص ہے جو اللہ کے کنبہ کے لئے سب زیادہ نفع بخش ہو۔

الله في عون العبد ماكان العبد في عون اخيه. اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں رہتا ہے۔

(مسلم شریف باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن وعلی الذکر جزء ۸ص ۷۱)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جب پہلی وحی نازل ہوئی ور آپ کو پریشانی ہوئی، اور ایک طرح کا خوف محسوس کیا، جس کا تذکرہ آپ نے حضرت خدیجہ سے کیا تو اس موقع پر آپ کی زوجہ مطہرہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنھا نے آپ کو تسلی دیتے ہوئے آپ کی جن صفات کا ذکر کیا ان میں مخلوق کے کام آنے اور انہیں نفع پہنچانے کا پہلو غالب ہے۔

كلا والله مايخزيك الله ابدا، انك لتصل الرحم وتحمل الكل وتكسب المعدوم وتقرى الضيف وتعين على نوائب الحق(صحيح بخاری، باب كيف كان بدء الوحي الى الرسول صلى الله عليه وسلم جزء ۱ ص ۴) ہرگز نہیں، اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی بھی رسوا نہیں کرے گا، کیونکہ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں، دوسروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، ناداروں کی کفالت کرتے ہیں، مہمانوں کی خاطر دری کرتے ہیں حق کی ضرورتوں میں مدد کرتے ہیں۔

حیرت وافسوس کی بات ہے کہ جس مذہب کی تعلیمات میں مخلوق کی نفع رسانی، مظلوموں کی مدد اور آفت زدہ افراد کی نصرت واعانت کو انتہائی اہم مقام دیا گیا ہو اس مذہب کے ماننے والے خدمت خلق اور رفاہ عام کے کاموں میں اس قدر پیچھے ہوں، صلیب احمر (ریڈ کراس) ہر زلزلہ، سیلاب، سونامی، قحط سالی، اور تمام آفات ارضی وسماوی کے موقع پر سرگرم عمل ہو اور ہلال احمر بالکل غائب ہو۔

اگر مسلمانوں کو اس دنیا میں باعزت اور باوقار رہ کر اپنی داعیانہ ذمہ داریاں پوری کرنی ہیں، دنیا کی قیادت کرنی ہے، تو انہیں منصوبہ بندی اور تنظیم کے ساتھ خدمت خلق اور رفاہ عام کے کاموں کو انجام دینا ہوگا۔ اور ان کاموں میں دوسری قوموں سے آگے رہنا ہوگا، اپنے افرادی اور مالی وسائل کو بڑے پیمانے

پر خدمت خلق اور رفاہ عام کے کاموں کے لئے وقف کرنا ہوگا۔

قبول اسلام کی خبریں اور گرجا کے مسجد میں تبدیل ہونے کے واقعات

بعض دفعہ ہماری صحافت یورپ وامریکہ میں قبول اسلام کے واقعات کو بہت بڑھا چڑھا کر پیش کرتی ہے، اور قبول اسلام کے ایسے اعداد وشمار پیش کرتی ہے جس پر یقین کرنا مشکل ہے، اسی ذیل میں یہ بات بھی بار بار لکھی اور کہی جاتی ہے کہ یورپ وامریکہ میں عیسائیت کے سمٹنے اور اسلام کے پھیلنے کی ایک واضح علامت یہ ہے کہ بہت سے قدیم گرجا مسلمانوں کے ہاتھ فروخت ہوکر مساجد اور مدارس میں تبدیل ہو چکے ہیں اور مغربی ممالک میں مساجد کی تعداد کافی تیزی کے ساتھ بڑھ رہی ہے۔

اس بات کا انکار نہیں کیا جاسکتا کہ مغربی ممالک میں بہت سی سعید روحیں دائرہ اسلام میں داخل ہورہی ہے خصوصاً کالی نسل کے لوگوں میں اسلام قبول کرنے کا رجحان کچھ زیادہ ہی ہے، اور ان ممالک میں اسلام مخالف پروپیگنڈہ بعض لوگوں کو حقیقت سے واقف ہونے کے لئے اسلام کے مطالعہ کی طرف متوجہ کرتا ہے اور ایسے لوگ جب کسی حد تک غیر جانبدار ہوکر قرآن مجید، سیرت نبوی اور اسلامی تاریخ وقانون کا مطالعہ کرتے ہیں، تو دین فطرت انہیں اپنی طرف کھینچ لیتا ہے اور ان میں سے بعض لوگ ہدایت ربانی سے بہرہ ور ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح دعوت اسلام کی جو ٹوٹی پھوٹی کوششیں اللہ کے کچھ بندے کررہے ہیں ان کے بڑے حوصلہ افزاء نتائج سامنے آرہے ہیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ مغربی ممالک میں اشاعت اسلام اور قبول اسلام کے رفتار بہت تیز ہے، اور مستقبل قریب میں وہاں مسلمانوں کی آبادی کے تناسب میں کوئی بڑا فرق آنے والا ہے، مغربی میڈیا میں مغربی ممالک میں قبول اسلام جو خبریں اور اس سے متعلق جو اعداد وشمار آتے رہتے ہیں ان پر بھروسہ نہیں کیا جاسکتا۔ بسا اوقات اس طرح کی خبریں اور اعداد وشمار مسلمانوں کو مطمئن کرنے اور انہیں سلانے کے لئے دیئے جاتے ہیں تاکہ مسلمان عافیت کی نیند سو جائیں اور خوش رہیں کہ اسلام مغرب میں از خود پھیل رہا ہے، ہمیں زیادہ جدوجہد کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

گرجاؤں کی فروختگی

جہاں تک گرجاؤں کے فروخت ہونے اور انکے مساجد ومدارس میں تبدیل ہونے کی بات ہے اس سے زیادہ خوش ہونا اور بڑے بڑے نتائج نکالنا صحیح نہیں ہے، گرجاؤں کے فروخت ہونے

کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ان ممالک میں عیسائیوں کی تعداد کم ہورہی ہے یا ان کے دینی جوش وجذبہ کا گراف بہت گر رہا ہے، صحیح صورت حال یہ ہے کہ مغربی ممالک میں گرجاؤں اور کلیسا کی بھرمار ہے، بہت تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر بڑے بڑے گرجا اور ان کے اوقاف ہیں جو عیسائی آبادی کی دینی ضروریات سے بہت زائد ہیں اور ان کے مذہب میں ایسی کوئی پابندی نہیں ہے کہ کلیساؤں اور ان کے اوقات فروخت نہیں ہوسکتے ہیں، اس لئے کلیساؤں کا نظم وانتظام دیکھنے والی کمیٹیاں کبھی کبھی ایسے کلیساؤں کو جو بڑی حد تک غیر آباد ہیں یا ضرورت سے زاید ہیں اچھے داموں پر فروخت کر دیتی ہیں اور اس سے حاصل ہونے والے سرمایہ کو اپنے ہی ملک میں یا دوسرے ممالک میں کلیسا کی تعمیر میں یا مشنری مقاصد کے لئے تعلیمی ادارہ یا اسپتال وغیرہ کے قیام میں صرف کر دیتی ہیں۔ ایسے زیر فروخت کلیسا کو کبھی مسلمان خرید کر وہاں مسجد یا اسلامک سنٹر قائم کر دیتے ہیں، کلیسا کہ فروختگی کا یہ مطلب لینا صحیح نہیں ہے کہ عیسائیت گھٹ رہی ہے، اور اسلام بڑھ رہا ہے۔

مغربی ممالک میں مسلمانوں کا کردار

یہ خوش آئند بات اور اچھی علامت ہے کہ مغربی ممالک میں مساجد اور جماعت خانوں کی تعداد بڑھ رہی ہے اور مسلمانوں خصوصاً نوجوانوں میں مساجد کو آباد کرنے اور دینی اعمال کو انجام دینے کا رجحان روز افزوں ہے، لیکن یہ افسوسناک حقیقت ہے کہ عموماً مغرب میں آباد مسلمان اپنی روزمرہ کی زندگی میں جس اخلاق وکردار کا مظاہرہ کرتے ہیں اور غیر مسلموں کے ساتھ معاملات اور تعلقات میں جو رویہ اپناتے ہیں ان کا اسلامی تعلیمات سے زیادہ جوڑ نہیں۔

سنگ وخشت میں سرمایہ کی بربادی

اور یہ بھی ایک تلخ حقیقت ہے کہ دوسرے ملکوں کی طرح مغربی ممالک میں بھی مسلمانوں کے قیمتی سرمایہ کا بڑا حصہ بلاضرورت ''سنگ وخشت'' کے نذر ہو رہا ہے، اللہ نے جس فرد یا ادارے کو بھی مالی وسائل دیئے ہیں اس کے وسائل کا بڑا حصہ ''مسجد غرناطہ'' اور ''قلعہ الحمراء'' کی تعمیر وتزئین میں صرف ہو رہا ہے، اور ان ممالک میں مسلمانوں اور اسلام کی جو واقعی ضرورتیں ہیں ان سے لوگ غافل ہیں، مساجد اور مدراس کی عمارتوں میں سادگی اور مضبوطی کے بجائے تزئین وآرائش کا پہلو غالب ہے، مساجد ومدارس کی عالیشان اور پرشکوہ عمارتیں مقامی عیسائی آبادی کے نوجوانوں میں حسد اور نفرت کے

جذبات بھڑکا رہی ہیں۔ حالیہ چند برسوں میں مساجد اور اسلامی مراکز کے بارے میں بعض یورپین ممالک کا منفی رویہ (مثلاً مسجد کے میناروں پر پابندی وغیرہ) اسی حسد اور نفرت کا مظہر ہے۔

مغربی ممالک کے مسلمانوں کی ذمہ داری

کیا اچھا ہوتا کہ مغربی ممالک میں بسنے والے مسلمان بہتر منصوبہ بندی سے کام لیتے۔ ان ممالک کی دوسری قوموں کی عبادت گاہوں اور تعلیم گاہوں کی طرح اپنی مساجد اور مدارس کی عمارتیں سادہ اور بہ قدر ضرورت رکھتے اور اپنے سرمایہ کو زیادہ اہم اور بنیادی کاموں میں صرف کرتے۔ آکسفورڈ اور کیمبرج جہاں سے مختلف میدانوں کے لاکھوں قابل ترین افراد تیار ہوئے ان کی عمارتیں سادگی اور پرکاری کا بہترین نمونہ پیش کرتی ہیں۔ مغربی ممالک کی دوسری قوموں (عیسائی اور یہود) نے ہمیشہ اپنا سرمایہ تعمیرات سے زیادہ رجال کار کی تیاری اور افراد سازی پر خرچ کیا ہے۔

مغربیت کی خالص مادی فضاؤں میں سنگ تراشی کے بجائے روحانیت کی روح پھونکنے کی ضرورت ہے اور ایسے رجال کار کی فوج تیار کرنے کی ضرورت ہے جو مادی ترقیات کی چمک دمک سے مرعوب اور متاثر ہوئے بغیر نبوت محمدی کے پیغام کو اہل مغرب کے قلب وجگر میں اتار دیں اور مادیت سے اکتائے ہوئے اہل مغرب کو اسلام کی ایمانی اور روحانی فضا میں سانس لینے کی دعوت دیں۔

معہد الشریعہ لکھنؤ

اغراض ومقاصد

(۱) دور حاضر میں اسلام کی اطمینان بخش تعبیر وتشریح کرنا اور اسلامی شریعت کی ایسی ترجمانی کرنا جو موجودہ نسل کے دل ودماغ کو مطمئن کر سکے۔

(۲) اسلامی شریعت کے انسانی اور عادلانہ پہلوؤں کو خاص طور پر اجاگر کرنا اور اسلام کی ان تعلیمات کی ترویج اور اشاعت کرنا جن سے اسلام کی میانہ روی، وسطیت، رواداری اور عدل گستری واضح ہوتی ہے۔

(۳) مسلمانوں میں اسلامی شریعت کے تئیں بیداری پیدا کرنا، اس بات کی کوشش کرنا کہ مسلمان اپنی عام زندگی میں اسلامی شریعت پر عمل پیرا ہوں، اور شرعی احکام سے واقف ہونے کی کوشش کریں۔

(۴) مسلمانوں کے مختلف طبقات (وکلاء، ڈاکٹرس، تجار وغیرہ) کو ان سے متعلق شرعی احکام کی واقفیت بہم پہنچانے کے لئے مختلف قسم کے پروگرام ترتیب دینا، مختصر مدتی کورس جاری کرنا، کیمپس منعقد کرنا وغیرہ۔

(۵) مسلمان نوجوانوں کو اسلامی شریعت سے واقف کرانے اور شریعت پر ان کا اعتماد قائم ومستحکم کرنے کے لئے جدوجہد کرنا۔

(۶) اسلامی شریعت کے بارے میں غیر مسلموں میں پائی جانے والی غلط فہمیوں کو دور کرنے کے لئے سیمنار، سمپوزیم وغیرہ منعقد کرنا اور اس مقصد کے لئے جدید ذرائع ابلاغ کا بھرپور استعمال کرنا۔

(۷) اسلامی شریعت کے مصادر اور اسلامی شریعت سے وابستہ مختلف موضوعات پر ریسرچ و تحقیق کرانا، اسلامی شریعت کے ماہرین کی مدد سے اس کا منصوبہ بنانا۔

(۸) دینی مدارس کے باصلاحیت اور ہونہار فضلاء کو مختلف اسلامی علوم اور عصری علوم میں ماہر بنانے کے لئے تکمیل و تخصص کے کورس تیار کرنا اور جاری کرنا۔

(۹) اسکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیز کے مسلم طلبہ کو اسلامی شریعت سے واقف کرانے کے لئے منصوبہ سازی اور اقدامات کرنا۔

(۱۰) اسلامی شریعت پر کام کرنے والے تحقیقی اور تصنیفی اداروں سے رابطہ رکھنے کی کوشش کرنا اور ان کے اشتراک و تعاون سے اسلامی شریعت پر مختلف منصوبوں کو روبہ عمل لانا۔

(۱۱) مذکورہ بالا مقاصد کے لئے ادارے قائم کرنا، سیمینار، سمپوزیم منعقد کرنا، اسٹڈی گروپ تشکیل دینا اور ایسا ہر کام کرنا جو مقاصد بالا کو پورا کرنے والا ہو۔

Address:

Shariah Institute

under Center For the Social Development

504/56 Makarim nager Nadwa Road Lucknow

Mob: +91-9839776083 +91-9125883962

مصنف کی چند دیگر تصنیفات

(۱) فکری غلطی (وحیدالدین خاں صاحب کے افکار کا تنقیدی جائزہ)

(۲) زکوٰۃ کے مصارف۔

(۳) زکوٰۃ اور مسئلہ تملیک۔

(۴) اصولی مباحث (اجتہاد، عرف وعادت، ضرورت وحاجت، مقاصد شریعت وغیرہ اصولی مباحث پر تحقیقی مقالات)

(۵) ہندوستان میں نفاذ شریعت۔

(۶) ہندوستان اور نظام قضاء۔

(۷) ہندوستان میں مسلم پرسنل لاء کا مسئلہ

(۸) دعوت اسلام- ایک اہم فریضہ۔

(۹) چند اصحاب عزیمت۔

(۱۰) اسلامی نکاح۔